ماہنامہ

بہترین استاد
بہترین تعلم

etaleem
ای تعلیم

سیکھیے، سکھائیے

May 2026

وہ طاقت جو پورے سکول کو بدل دیتی ہے

یومِ تکبیر؛ قومی خود مختاری اور شکر گزاری

کردار ساز سرگرمیاں

06 ٹیچر موٹیویشن؛ وہ طاقت جو پورے سکول کو بدل دیتی ہے

10 یومِ تکبیر؛ قومی خود مختاری، سائنسی عزم اور شکر گزاری

14 کردار کی تشکیل؛ شکر، قناعت اور صبر کی طاقت

18 سبقِ قربانی

22 طلبہ کے سیکھنے میں انفرادی فرق

26 کردار ساز سر گرمیاں

30 اب کہ یہ آفتاب تازہ ہیں

33 مطالعہ سیرت النبیؐ منصوبہ

36 خوشیاں منانے کے آداب

39 کلاس روم ایکٹویٹی بیسڈ لرننگ وڈیوز

ایڈیٹر: مالک خان سیال

ایڈوائزری بورڈ:

سید عامر محمود، محمد عامر شہزاد، محمد اسلم خان، شہباز امتیاز

ریسرچ ٹیم:

1۔ ارسلان شاکر 2۔ اصغر حمید

3۔ محمد سلیمان 4۔ یاسر نواز

ڈیزائننگ: حافظ شہزاد الحسن

GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

برائے وٹس ایپ رابطہ:

0333-1211244

فی شمارہ: 200روپے

سالانہ سبسکرپشن: 2400روپے

E-5 ثمن برگ جوہر ٹاؤن، لاہور

قرآن وحدیث

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ
الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ
وَالْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الْمَآبِ

(سورہ العمران آیت 14)

لوگوں کے لیے مرغوبات نفس۔ عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر، چیدہ گھوڑے، مویشی اور زرعی زمینیں۔۔ بڑی خوش آئند بنا دی گئی ہیں۔ مگر یہ سب دنیا کی چند روزہ زندگی کے سامان ہیں۔ حقیقت میں جو بہتر ٹھکانہ ہے وہ اللہ کے پاس ہے۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی بندہ اللہ سے دعا کر کے مانگتا ہے اللہ اسے یا تو اس کی مانگی ہوئی چیز دے دیتا ہے، یا اس دعا کے نتیجہ میں اس دعا کے مثل اس پر آئی ہوئی مصیبت دور کر دیتا ہے، جب تک اس نے کسی گناہ یا قطع رحمی (رشتہ ناتا توڑنے) کی دعا نہ کی ہو۔ (جامع ترمذی 3381)

یومِ مزدور: محنت، عزت اور انصاف کا پیغام

یکم مئی دنیا بھر میں یومِ مزدور کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یہ دن ہمیں اُن محنت کش افراد کی قربانیوں، جدوجہد اور خدمات کی یاد دلاتا ہے جو اپنے پسینے سے معاشرے کی بنیاد مضبوط کرتے ہیں۔ پاکستان سمیت دنیا کے ہر ملک کی ترقی میں مزدور طبقہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ چاہے وہ کسان ہو، مزدور ہو، کاریگر ہو یا فیکٹری ورکر — ہر ایک اپنے حصے کا کردار ادا کر کے قوم کی تعمیر میں حصہ ڈالتا ہے۔

یومِ مزدور دراصل ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ **محنت ایک عظیم عبادت ہے** اور ہر محنت کرنے والا فرد عزت اور احترام کا مستحق ہے۔ بد قسمتی سے ہمارے معاشرے میں اکثر مزدور طبقے کو وہ مقام اور سہولیات نہیں مل پاتیں جن کے وہ حقدار ہیں۔ یہ دن ہمیں اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ ہمیں نہ صرف ان کی محنت کی قدر کرنی چاہیے بلکہ ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے بھی عملی اقدامات کرنے چاہئیں۔

اساتذہ کرام کا اس حوالے سے کردار نہایت اہم ہے۔ وہ طلبہ کے ذہنوں میں محنت کی عظمت، دیانت داری اور خود انحصاری کا جذبہ پیدا کر سکتے ہیں۔ کلاس روم میں اس موضوع پر گفتگو کے ذریعے طلبہ کو یہ سمجھایا جا سکتا ہے کہ کوئی بھی کام چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا، بلکہ ہر کام کی اپنی اہمیت ہوتی ہے۔ اساتذہ طلبہ کو یہ سکھائیں کہ وہ معاشرے کے ہر فرد کے ساتھ **احترام، ہمدردی اور انصاف** کا برتاؤ کریں۔

طلبہ کے لیے یہ دن ایک سبق ہے کہ وہ اپنی تعلیم کو سنجیدگی سے لیں، کیونکہ آج کی محنت ہی کل کی کامیابی کی بنیاد بنتی ہے۔ انہیں یہ بھی سکھایا جائے کہ وہ گھریلو یا معاشرتی سطح پر کام کرنے والے افراد کے ساتھ حسنِ سلوک اختیار کریں، ان کا شکریہ ادا کریں اور ان کی قدر کریں۔ چھوٹے چھوٹے اعمال جیسے ''شکریہ'' کہنا، مدد کرنا یا عزت سے بات کرنا ایک مہذب معاشرے کی نشانی ہیں۔

سکولوں میں یومِ مزدور کے موقع پر بامقصد سرگرمیوں کا انعقاد بھی نہایت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ مثلاً طلبہ سے مضمون نویسی کروائی جائے، پوسٹرز بنوائے جائیں یا مختصر تقاریر کے ذریعے اس دن کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ طلبہ کو عملی طور پر یہ احساس دلایا جائے کہ محنت کرنے والے افراد ہمارے لیے کتنے اہم ہیں۔

اسلامی تعلیمات بھی محنت کی عظمت پر زور دیتی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے محنت کرنے والے کے ہاتھ کو بوسہ دے کر اس کی عزت کو اجاگر کیا۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ محنت کرنے والا شخص اللہ کے نزدیک بھی قابلِ احترام ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم مزدوروں کے حقوق کا خیال رکھیں، ان کے ساتھ انصاف کریں اور ان کی محنت کی قدر کریں۔

آخر میں، یومِ مزدور ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ ایک مضبوط اور خوشحال معاشرہ اسی وقت تشکیل پاتا ہے جب اس میں محنت کرنے والوں کو عزت، انصاف اور مواقع فراہم کیے جائیں۔ آئیں ہم سب مل کر اس عہد کی تجدید کریں کہ ہم محنت کو عزت دیں گے، مزدوروں کے حقوق کا احترام کریں گے اور ایک ایسا معاشرہ قائم کرنے کی کوشش کریں گے جہاں ہر فرد کو اس کی محنت کا جائز صلہ ملے۔

اداریہ

عیدالاضحیٰ
مبارک

عیدالاضحیٰ کا مبارک موقع ہمیں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی بے مثال اطاعت، قربانی اور اللہ تعالیٰ پر کامل یقین کی یاد دلاتا ہے۔ یہ دن ہمیں سکھاتا ہے کہ اپنی خواہشات کو اللہ کی رضا کے تابع کرنا ہی اصل کامیابی ہے۔ قربانی صرف جانور ذبح کرنے کا نام نہیں بلکہ اپنے نفس، انا اور ہر اُس چیز کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کا پیغام ہے جو ہمیں حق سے دور کرتی ہے۔

اس بابرکت موقع پر ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ارد گرد موجود ضرورت مندوں، مستحقین اور دکھی انسانوں کو بھی اپنی خوشیوں میں شریک کریں، کیونکہ حقیقی عید وہی ہے جو دوسروں کے چہروں پر مسکراہٹ بکھیر دے۔ باہمی محبت، اخوت، صلہ رحمی اور ایثار کے جذبات کو فروغ دینا ہی اس عید کا اصل پیغام ہے۔

ای تعلیم کے تمام معزز قارئین کو دل کی گہرائیوں سے عیدالاضحیٰ مبارک۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عبادات، قربانیاں اور نیک تمناؤں کو شرفِ قبولیت بخشے اور اس عید کو آپ کے لیے بے شمار رحمتوں، برکتوں اور دائمی خوشیوں کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

ٹیچر موٹیویشن؛ وہ طاقت جو پورے سکول کو بدل دیتی ہے

تعلیم کسی بھی معاشرے کی ترقی کی بنیاد ہوتی ہے، اور اس بنیاد کو مضبوط بنانے میں اساتذہ کا کردار سب سے اہم ہوتا ہے۔ ایک استاد نہ صرف علم منتقل کرتا ہے بلکہ طلبہ کی شخصیت، سوچ اور مستقبل کو بھی تشکیل دیتا ہے۔ لیکن ایک مؤثر اور کامیاب استاد بننے کے لیے صرف علمی قابلیت کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ **حوصلہ افزائی (Motivation)** بھی انتہائی ضروری ہے۔

Teacher Motivation وہ قوت ہے جو استاد کو اپنی ذمہ داریوں کو بہتر طریقے سے انجام دینے، نئے طریقے اپنانے اور طلبہ کو متاثر کرنے کے قابل بناتی ہے۔ ایک حوصلہ مند استاد پورے اسکول کے ماحول کو مثبت اور نتیجہ خیز بنا سکتا ہے۔

Teacher Motivation کیا ہے؟

Teacher Motivation سے مراد وہ اندرونی اور بیرونی عوامل ہیں جو اساتذہ کو بہتر کارکردگی دکھانے، نئی چیزیں سیکھنے اور اپنے پیشے سے مخلص رہنے پر آمادہ کرتے ہیں۔

یہ دو اقسام کی ہو سکتی ہے:

- ❑ **اندرونی حوصلہ افزائی (Intrinsic Motivation)**
- ❑ **بیرونی حوصلہ افزائی (Extrinsic Motivation)**

اندرونی حوصلہ افزائی (Intrinsic Motivation):

یہ وہ جذبہ ہے جو استاد کے اندر سے پیدا ہوتا ہے، جیسے:

- طلبہ کی کامیابی دیکھ کر خوشی
- تعلیم سے محبت
- اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داری کا احساس

بیرونی حوصلہ افزائی (Extrinsic Motivation):

یہ وہ عوامل ہیں جو باہر سے فراہم کیے جاتے ہیں، جیسے:

- تنخواہ اور مراعات
- تعریف اور انعامات
- ترقی کے مواقع

Teacher Motivation کی اہمیت:

تدریسی معیار میں بہتری:

حوصلہ مند استاد زیادہ محنت اور دلچسپی کے ساتھ پڑھاتا ہے، جس سے تعلیم کا معیار بہتر ہوتا ہے۔

ایسا استاد طلبہ کو سیکھنے کی ترغیب دیتا ہے اور ان میں اعتماد پیدا کرتا ہے۔

وہ نئے طریقۂ تدریس اپناتا ہے تاکہ طلبہ کی سمجھ میں اضافہ ہو۔

حوصلہ افزائی کرنے والا استاد کلاس میں مثبت ماحول قائم رکھتا ہے۔

اس کی لگن طلبہ کو بھی محنت کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔

یوں ایک پرعزم استاد نہ صرف علم دیتا ہے بلکہ طلبہ کی شخصیت کو بھی نکھارتا ہے۔

طلبہ کی کارکردگی میں اضافہ:

ایک پرجوش استاد طلبہ کو inspire کرتا ہے، جس سے ان کی تعلیمی کارکردگی بہتر ہوتی ہے۔ وہ ان میں سیکھنے کا شوق اور خود اعتمادی پیدا کرتا ہے، جس کے نتیجے میں طلبہ اپنی صلاحیتوں پر یقین کرنے لگتے ہیں اور بہتر نتائج حاصل کرتے ہیں۔ استاد کی مثبت رہنمائی انہیں مشکل حالات میں بھی ہمت اور حوصلہ دیتی ہے، اور یوں طلبہ نہ صرف تعلیم میں بلکہ زندگی کے دیگر شعبوں میں بھی کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

مثبت اسکول ماحول:

جب اساتذہ مطمئن اور motivated ہوتے ہیں تو اسکول کا ماحول خوشگوار اور تعاون پر مبنی ہوتا ہے، جس سے طلبہ میں سیکھنے کا جذبہ مزید بڑھتا ہے اور وہ بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں۔

جدت اور تخلیقی صلاحیت:

Motivatedاساتذہ نئے تدریسی طریقے اپناتے ہیں، جیسے ٹیکنالوجی کا استعمال اور انٹرایکٹو لرننگ، جس سے تدریس کا عمل زیادہ مؤثر اور دلچسپ ہو جاتا ہے۔ وہ جدید وسائل جیسے ویڈیوز، پریزنٹیشنز اور آن لائن پلیٹ فارمز کا استعمال کرتے ہوئے طلبہ کی توجہ حاصل کرتے ہیں اور سیکھنے کے عمل کو آسان بناتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، وہ گروپ ورک، مباحثوں اور عملی سرگرمیوں کو فروغ دیتے ہیں تاکہ طلبہ فعال طور پر حصہ لیں اور اپنی صلاحیتوں کو بہتر انداز میں نکھار سکیں۔ اس طرح نہ صرف طلبہ کی سمجھ میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ ان کی تخلیقی اور تنقیدی سوچ بھی مضبوط ہوتی ہے، جو انہیں مستقبل کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے قابل بناتی ہے۔

Teacher Motivation کے بنیادی عوامل:

قیادت(Leadership) :

اسکول کی انتظامیہ کا مثبت رویہ اساتذہ کی حوصلہ افزائی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جب انتظامیہ اساتذہ کی محنت کو سراہتی ہے اور انہیں مناسب سہولیات اور معاونت فراہم کرتی ہے تو اساتذہ زیادہ پُرجوش اور ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔ ایک تعاون پر مبنی ماحول میں اساتذہ خود کو بااختیار محسوس کرتے ہیں اور نئے تدریسی طریقے اپنانے میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ، انتظامیہ کی جانب سے بروقت رہنمائی، تربیت اور مثبت فیڈبیک اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں، جس کا براہِ راست اثر طلبہ کی تعلیمی کارکردگی پر بھی پڑتا ہے۔

پیشہ ورانہ ترقی(Professional Development):

ٹریننگ، ورکشاپس اور سیکھنے کے مواقع اساتذہ کو بہتر بناتے ہیں۔ یہ مواقع اساتذہ کی پیشہ ورانہ مہارتوں میں اضافہ کرتے ہیں اور انہیں جدید تدریسی طریقوں سے آگاہ کرتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں وہ زیادہ مؤثر انداز میں پڑھانے کے قابل ہوتے ہیں اور طلبہ کی ضروریات کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔

کام کا ماحول:

صاف، محفوظ اور دوستانہ ماحول اساتذہ کی کارکردگی کو بہتر بناتا ہے۔ ایسے ماحول میں اساتذہ ذہنی سکون کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے ہیں اور تدریس پر مکمل توجہ دے پاتے ہیں۔ جب اسکول کا ماحول مثبت اور پرامن ہو تو اساتذہ میں پیشہ ورانہ ذمہ داری کا احساس بھی بڑھتا ہے۔ اس کے علاوہ، دوستانہ ماحول اساتذہ اور طلبہ کے درمیان بہتر تعلقات قائم کرتا ہے، جس سے سیکھنے کا عمل مزید مؤثر ہو جاتا ہے۔ یوں ایک اچھا ماحول نہ صرف اساتذہ بلکہ طلبہ کی مجموعی کارکردگی پر بھی مثبت اثر ڈالتا ہے۔

احترام اور پہچان (Recognition):

اساتذہ کی محنت کو سراہنا ان کے حوصلے کو بلند کرتا ہے۔

Teacher Motivation کے فوائد:

بہتر نتائج:

Motivated اساتذہ طلبہ کو بہتر نتائج دینے میں مدد دیتے ہیں۔

ٹیم ورک میں بہتری:

اساتذہ ایک دوسرے کے ساتھ بہتر تعاون کرتے ہیں۔

مناسب وسائل:

تعلیمی وسائل اور ٹیکنالوجی کی دستیابی تدریس کو آسان بناتی ہے۔

کم تناؤ (Stress):

حوصلہ افزائی اساتذہ کے ذہنی دباؤ کو کم کرتی ہے۔

اسکول کی ترقی

ایک motivated اسٹاف پورے ادارے کی ترقی کا باعث بنتا ہے۔

چیلنجز اور مسائل:

کم تنخواہیں:

کئی اساتذہ مناسب معاوضہ نہ ہونے کی وجہ سے غیر مطمئن ہوتے ہیں۔

کام کا زیادہ دباؤ:

زیادہ کام اور کم وقت اساتذہ کو تھکا دیتا ہے۔

وسائل کی کمی:

تعلیمی وسائل کی کمی تدریس کو مشکل بنا دیتی ہے۔

عدم پہچان:

اساتذہ کی محنت کو اکثر نظر انداز کیا جاتا ہے، حالانکہ وہ طلبہ کی تعلیم و تربیت میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کی کوششوں کو سراہنے سے نہ صرف ان کا حوصلہ بڑھتا ہے بلکہ وہ مزید محنت اور لگن کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔

Teacher Motivation بڑھانے کے طریقے:

1. اساتذہ کو باقاعدہ انعامات اور تعریف دی جائے۔
2. تربیتی پروگرام اور ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے۔
3. اسکول میں مثبت اور دوستانہ ماحول پیدا کیا جائے۔
4. اساتذہ کو فیصلوں میں شامل کیا جائے۔
5. جدید ٹیکنالوجی اور وسائل فراہم کیے جائیں۔
6. کام کے بوجھ کو متوازن رکھا جائے۔

Teacher Motivation ایک ایسی طاقت ہے جو نہ صرف ایک استاد بلکہ پورے اسکول کے نظام کو بدل سکتی ہے۔ ایک motivated استاد نہ صرف بہتر تعلیم فراہم کرتا ہے بلکہ طلبہ کے اندر بھی سیکھنے کا شوق پیدا کرتا ہے۔ اگر اسکول انتظامیہ اساتذہ کی حوصلہ افزائی پر توجہ دے تو تعلیمی معیار میں نمایاں بہتری لائی جا سکتی ہے۔

مالک خان سیال

یومِ تکبیر:

قومی خودمختاری، سائنسی عزم اور شکرگزاری

اساتذہ اور طلبہ کے لیے جامع، مدلل اور رہنمائی پر مبنی تفصیلی مضمون

28 مئی 1998 کا دن پاکستان کی تاریخ میں ایک ایسا سنہری باب ہے جس نے قوم کے حوصلے، عزم اور خود مختاری کو نئی بلندی عطا کی۔ اس روز بلوچستان کے چاغی کے پہاڑ گواہ بنے کہ ایک باوقار اور خوددار قوم نے عالمی دباؤ، معاشی پابندیوں اور بے شمار رکاوٹوں کے باوجود اپنے دفاع کو ناقابلِ تسخیر بنانے کا عزم پورا کیا۔ پاکستان نے ایٹمی دھماکوں کے ذریعے نہ صرف اپنی سلامتی کو یقینی بنایا بلکہ دنیا کو یہ پیغام دیا کہ وہ اپنی آزادی اور خود مختاری پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرے گا۔ یہ کامیابی محض سائنسی کارنامہ نہیں بلکہ ایمان، اتحاد، نظم اور مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے۔

یہ کامیابی برسوں کی خاموش محنت، قومی یکجہتی اور قیادت کے جراتمند فیصلوں کا ثمر تھی، جس میں سائنسدانوں، انجینئرز اور پوری قوم نے اپنا کردار ادا کیا۔ اس تاریخی لمحے نے نہ صرف خطے میں طاقت کے توازن کو بحال کیا بلکہ پاکستان کے دفاع کو مضبوط بنیادیں فراہم کیں۔ یومِ تکبیر ہمیں یہ احساس دلاتا ہے کہ جب قومیں اپنے مقصد میں مخلص ہوں، اپنے وسائل پر بھروسہ کریں اور اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھیں تو وہ ناممکن کو ممکن بنا سکتی ہیں۔ یہ دن ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس بھی دلاتا ہے کہ ہم اپنی قومی خود مختاری کے تحفظ، ترقی اور استحکام کے لیے مسلسل جدوجہد جاری رکھیں۔

تاریخی پس منظر اور قومی ضرورت

یومِ تکبیر کو صحیح معنوں میں سمجھنے کے لیے اس کے پس منظر کو جاننا ضروری ہے۔ برصغیر میں طاقت کے توازن کی صورتحال، خصوصاً 1974 میں بھارت کے ایٹمی دھماکوں کے بعد، پاکستان کے لیے ایک بڑا چیلنج بن چکی تھی۔ ایسے حالات میں پاکستان کے پاس دو راستے تھے: یا تو دباؤ قبول کر کے کمزور حیثیت اختیار کرے، یا پھر اپنی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے خود کو مضبوط بنائے۔ پاکستان نے دوسرا راستہ اختیار کیا۔

یہ ایک طویل اور کٹھن سفر تھا جس میں:

- عالمی پابندیاں
- وسائل کی کمی
- خفیہ حالات میں کام
- اندرونی و بیرونی دباؤ

سب کچھ شامل تھا، مگر قوم کے عزم اور قیادت کی بصیرت نے اس خواب کو حقیقت میں بدل دیا۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور سائنسی جدوجہد

پاکستان کے ایٹمی پروگرام کا ذکر ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے بغیر ادھورا ہے۔ انہوں نے اپنی قابلیت، ذہانت اور حب الوطنی کا عملی ثبوت دیتے ہوئے اس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ ان کی قیادت میں کام کرنے والی ٹیم نے یہ ثابت کیا کہ اگر نیت صاف ہو اور مقصد بلند ہو تو محدود وسائل کے باوجود بڑے کارنامے سرانجام دیے جا سکتے ہیں۔

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو یہ پہلو ضرور سمجھائیں کہ:

- کامیابی کا راز صرف ذہانت نہیں بلکہ **مسلسل محنت اور عزم** ہے
- وطن سے محبت محض نعرہ نہیں بلکہ **عملی قربانی** کا تقاضا کرتی ہے
- سائنس اور ٹیکنالوجی میں مہارت حاصل کرنا آج کے دور کی اہم ضرورت ہے

یومِ تکبیر کا اصل مفہوم اور پیغام

تکبیر" کا لفظ خود اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس کامیابی کا اصل سہرا اللہ تعالیٰ کی مدد اور فضل کو جاتا ہے۔ جب چاغی کے پہاڑوں میں دھماکے ہوئے تو پورے ملک میں "اللہ اکبر" کی صدائیں گونج اٹھیں۔ یہ اس بات کا اظہار تھا کہ قوم اپنی کامیابی کو اللہ کی عطا سمجھتی ہے، نہ کہ اپنی ذاتی طاقت کا نتیجہ۔

یہ دن ہمیں تین بنیادی پیغامات دیتا ہے:

- **خودداری (Dignity):** قومیں عزت اسی وقت پاتی ہیں جب وہ اپنے اصولوں پر قائم رہیں
- **اتحاد (Unity):** بڑے مقاصد کے حصول کے لیے قومی یکجہتی ضروری ہے
- **شکر گزاری (Gratitude):** ہر کامیابی پر اللہ کا شکر ادا کرنا ایمان کا حصہ ہے

اساتذہ کا کردار: شعور سے عمل تک

طا ساتذہ اس دن کو صرف ایک تاریخی واقعہ کے طور پر پیش نہ کریں بلکہ اسے ایک **فکری اور عملی تربیت کا ذریعہ** بنائیں۔ طلبہ کے ذہن میں یہ بات بٹھانا ضروری ہے کہ یومِ تکبیر کا تعلق صرف ماضی سے نہیں بلکہ ان کے حال اور مستقبل سے بھی ہے۔

کلاس روم میں رہنمائی کے عملی پہلو:

طا ساتذہ اس دن کو صرف ایک تاریخی واقعہ کے طور پر پیش نہ کریں بلکہ اسے ایک **فکری اور عملی تربیت کا ذریعہ** بنائیں۔ طلبہ کے ذہن میں یہ بات بٹھانا ضروری ہے کہ یومِ تکبیر کا تعلق صرف ماضی سے نہیں بلکہ ان کے حال اور مستقبل سے بھی ہے۔ طلبہ سے سوال کریں:

- "ایک مضبوط ملک کن خصوصیات کا حامل ہوتا ہے؟"
- آپ اپنے کردار سے پاکستان کو کیسے مضبوط بنا سکتے ہیں؟

- چھوٹے گروپس بنا کر مباحثہ کروائیں:
  موضوع: ''علم کی طاقت بمقابلہ ہتھیاروں کی طاقت''
- طلبہ کو اس بات پر غور کروائیں کہ:
  - ایک طالب علم کی حیثیت سے ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟
  - کیا وہ اپنی پڑھائی کو سنجیدگی سے لے رہے ہیں؟

سکول میں بامقصد اور مؤثر سرگرمیاں

یومِ تکبیر کو ایک زندہ اور بامعنی دن بنانے کے لیے سکولوں میں درج ذیل سرگرمیاں نہایت مؤثر ثابت ہو سکتی ہیں:

یومِ تکبیر اسمبلی

- تلاوتِ قرآنِ پاک
- قومی ترانہ
- طلبہ کی تقاریر اور ملی نغمے
- اساتذہ کا مختصر مگر پر اثر خطاب

سائنسی آگاہی سیشن

- ایٹمی توانائی کے پرامن استعمال پر گفتگو
- سادہ مثالوں کے ذریعے سائنس کی اہمیت واضح کرنا

تحریری و تخلیقی مقابلے

- مضمون نویسی: ''میرا کردار، مضبوط پاکستان''
- پوسٹر میکنگ: ایٹمی پاکستان اور امن کا پیغام
- نظم نویسی: حب الوطنی کے جذبات پر مبنی

رول پلے / اسکیچ

- طلبہ کو مختلف کردار دے کر ایک مختصر ڈرامہ پیش کروایا جائے
- جیسے: سائنسدان، استاد، طالب علم، شہری

اجتماعی دعا اور شکر گزاری

- ملک کی سلامتی، ترقی اور اتحاد کے لیے دعا
- طلبہ کو سجدہ شکر کی اہمیت بتائی جائے

ناقابلِ تسخیر قوم: صرف ہتھیار نہیں، کردار بھی

یہ بات سمجھنا نہایت ضروری ہے کہ کسی بھی ملک کی اصل طاقت صرف اس کے ہتھیار نہیں بلکہ اس کے شہریوں کا کردار ہوتا ہے۔ ایک ایٹمی طاقت ہونے کے باوجود اگر قوم میں:

- بددیانتی بے نظمی عدم اتحاد

پایا جائے تو وہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو یہ پیغام دیں کہ:

- سچائی، ایمانداری اور محنت اپنانا ہی اصل حب الوطنی ہے
- وقت کی پابندی اور نظم و ضبط ایک مضبوط قوم کی پہچان ہیں
- علم حاصل کرنا اور اسے مثبت انداز میں استعمال کرنا ہی اصل طاقت ہے

اسلامی زاویہ: طاقت، ذمہ داری اور شکر

اسلام ہمیں طاقت کے ساتھ ذمہ داری کا شعور بھی دیتا ہے۔ ایک مسلمان قوم ہونے کے ناطے ہمیں اپنی طاقت کو ہمیشہ **امن، انصاف اور بھلائی** کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

"اور جو تمہیں طاقت میسر ہو، اس کے ذریعے دشمن کے مقابلے کے لیے تیاری رکھو" (سورۃ الانفال)

اس آیت سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ:

- دفاعی تیاری ضروری ہے
- مگر اس کا مقصد جارحیت نہیں بلکہ تحفظ ہے

لہٰذا یومِ تکبیر ہمیں شکر گزاری، عاجزی اور ذمہ داری کا درس دیتا ہے۔

طلبہ کے لیے پیغام: تم ہی مستقبل ہو

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اس دن طلبہ کو خاص طور پر یہ احساس دلائیں کہ:

- وہی پاکستان کا مستقبل ہیں
- ان کی تعلیم، محنت اور کردار ہی پاکستان کو مزید مضبوط بنائے گا
- ہر طالب علم اپنے شعبے میں بہترین بن کر ملک کی خدمت کر سکتا ہے

طلبہ کو یہ سوچ دی جائے کہ:

"اگر ڈاکٹر عبدالقدیر خان ایک خواب کو حقیقت بنا سکتے ہیں، تو ہم بھی اپنے میدان میں بڑا کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں"

یومِ تکبیر صرف ایک دن نہیں بلکہ ایک **فکر، ایک جذبہ اور ایک عہد** ہے۔ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ قومیں محنت، اتحاد، علم اور اللہ پر یقین کے ذریعے ہی عظمت حاصل کرتی ہیں۔ یہ دن ہمیں اپنے ماضی پر فخر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے حال کو بہتر بنانے اور مستقبل کو سنوارنے کا عزم بھی دیتا ہے۔

اساتذہ اگر اس دن کو محض ایک رسمی تقریب کے بجائے ایک **تعلیمی اور تربیتی موقع** کے طور پر استعمال کریں تو وہ نئی نسل میں حب الوطنی، خودداری اور ذمہ داری کا ایسا بیج بو سکتے ہیں جو ایک مضبوط، بااخلاق اور ناقابلِ تسخیر پاکستان کی صورت میں پھلے پھولے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے وطن کی قدر کرنے، اس کی ترقی میں حصہ ڈالنے اور ہر نعمت پر شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

کردار کی تشکیل: شکر، قناعت اور صبر کی طاقت

انسانی شخصیت کی اصل خوبصورتی اس کے ظاہری لباس، عہدے یا علم کی مقدار میں نہیں بلکہ اس کے کردار میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ کردار وہ آئینہ ہے جس میں انسان کے باطن کی جھلک نظر آتی ہے، اور یہی کردار فرد کو معاشرے میں معتبر یا بے وزن بناتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جن افراد اور اقوام نے شکر، قناعت اور صبر جیسی بنیادی قدروں کو اپنایا، وہ وقتی مشکلات کے باوجود دیرپا کامیابی سے ہمکنار ہوئیں۔ یہ قدریں انسان کو اندر سے مضبوط بناتی ہیں اور زندگی کے نشیب و فراز میں اس کے لیے چراغِ راہ ثابت ہوتی ہیں۔

مشہور قول ہے:

"Character is what you are when no one is watching."

یعنی کردار وہ ہے جو انسان تنہائی میں بھی اختیار کرتا ہے۔ شکر، قناعت اور صبر ایسی ہی صفات ہیں جو انسان کے اندر خاموشی سے نشوونما پاتی ہیں، مگر ان کے اثرات پورے معاشرے پر نمایاں ہوتے ہیں۔

انسانی شخصیت محض صلاحیتوں، ڈگریوں یا کامیابیوں سے نہیں بنتی بلکہ اصل شخصیت اُن قدروں سے تشکیل پاتی ہے جو انسان کے اندر خاموشی سے پروان چڑھتی ہیں۔ شکر گزاری، قناعت اور صبر ایسی ہی بنیادی قدریں ہیں جو انسان کے باطن کو سنوار کر اس کے ظاہر کو نکھار دیتی ہیں۔ یہ اقدار نہ صرف فرد کی سوچ اور رویے کو بدلتی ہیں بلکہ اس کی زندگی کے فیصلوں، تعلقات اور مشکلات سے نمٹنے کے انداز کو بھی ایک نئی سمت دیتی ہیں۔

شکر: نعمتوں کی پہچان اور دل کا سکون

شکر گزاری انسان کو نعمتوں کی پہچان اور قدر سکھاتی ہے۔ یہ صرف زبان سے نہیں بلکہ نعمت کے درست استعمال سے ظاہر ہوتی ہے، اور انسان کو حسد، مایوسی اور بے چینی سے بچاتی ہے۔

قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے: "اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔"

یہ وعدہ اس بات کی دلیل ہے کہ شکر محض اخلاقی قدر نہیں بلکہ ترقی اور برکت کا ذریعہ بھی ہے۔

شکر گزاری— محرومی سے اطمینان تک کا سفر

شکر گزاری انسان کو اس نعمتوں کی طرف متوجہ کرتی ہے جو اس کے پاس موجود ہوتی ہیں، نہ کہ اُن کمیوں کی طرف جو اسے پریشان کرتی ہیں۔ شکر گزار انسان ہر حال میں اللہ کی عطا کو پہچانتا ہے، جس کے نتیجے میں دل میں سکون اور ذہن میں توازن پیدا ہوتا ہے۔ شکر گزاری شکایت کی جگہ امید اور ناشکری کی جگہ اعتماد کو جنم دیتی ہے۔ جب انسان چھوٹی چھوٹی نعمتوں پر شکر ادا کرنا سیکھ لیتا ہے تو اس کی نظر زندگی کے روشن پہلوؤں پر مرکوز ہو جاتی ہے۔ یہ رویہ انسان کو حسد، مایوسی اور احساسِ محرومی جیسے منفی جذبات سے بچاتا ہے۔ شکر گزار فرد نہ صرف خود مطمئن رہتا ہے بلکہ دوسروں کے لیے بھی راحت کا سبب بنتا ہے، کیونکہ اس کی گفتگو اور رویے میں مثبت توانائی جھلکتی ہے۔

قناعت: خواہشات پر اختیار کی تربیت

قناعت انسان کو یہ شعور دیتی ہے کہ ہر خواہش کو پورا کرنا کامیابی نہیں، بلکہ خواہشات پر قابو پانا اصل کامیابی ہے۔ موجودہ دور میں جب مادّی دوڑ نے انسان کو مسلسل بے چین کر رکھا ہے، قناعت ایک مضبوط ڈھال کی حیثیت رکھتی ہے۔ قناعت انسان کو دوسروں سے موازنہ کرنے کی عادت سے نجات دلاتی ہے اور اسے اپنی صلاحیتوں پر توجہ دینا سکھاتی ہے۔

یہی وہ صفت ہے جو انسان کو لالچ اور حسد جیسی باطنی کمزوریوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ قناعت انسان کے رویّوں میں وقار، فیصلوں میں توازن اور شخصیت میں خودداری پیدا کرتی ہے۔ یوں قناعت کم ہونے کا احساس نہیں بلکہ دل کے امیر ہونے کی علامت بن جاتی ہے، اور انسان کو ایک پُرسکون، باوقار اور مضبوط کردار عطا کرتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"قناعت وہ دولت ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔"

حضرت علیؓ کا قول ہے:

"قناعت وہ دولت ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔"

قناعت انسان کی شخصیت میں وقار اور سنجیدگی پیدا کرتی ہے، کیونکہ قناعت اختیار کرنے والا فرد اپنی حیثیت اور وسائل کو سمجھتے ہوئے زندگی بسر کرتا ہے۔ وہ دکھاوے، غیر ضروری خواہشات اور دوسروں سے برتری کی دوڑ میں شامل ہونے کے بجائے سادگی اور توازن کو ترجیح دیتا ہے، جس کے نتیجے میں اس کی زندگی میں ذہنی سکون اور فکری استحکام پیدا ہوتا ہے۔ قناعت انسان کو اس بے مقصد موازنہ سے بچاتی ہے جو دل میں حسد، محرومی اور بے چینی کو جنم دیتا ہے، اور اس کے بجائے اسے خود احتسابی کی راہ دکھاتی ہے۔ یہی خود احتسابی انسان کو اپنے رویّوں، فیصلوں اور اقدار پر نظرِ ثانی کا موقع فراہم کرتی ہے، جو رفتہ رفتہ اس کے کردار کو مضبوط، متوازن اور باوقار بنا دیتی ہے۔

صبر: مشکلات میں ثابت قدمی کا نام

صبر ان تمام قدروں کا عملی امتحان ہے۔ یہ وہ قوت ہے جو انسان کو آزمائش میں بکھرنے کے بجائے سنبھلنے کا ہنر سکھاتی ہے۔ صبر صرف خاموشی نہیں بلکہ درست وقت پر درست فیصلہ کرنے کی صلاحیت کا نام ہے۔ زندگی میں ناکامی، تاخیر اور مشکلات ناگزیر ہیں، مگر صبر انسان کو ان حالات میں خود اعتمادی اور وقار عطا کرتا ہے۔

قرآن میں بار بار صبر کرنے والوں کے لیے خوش خبری دی گئی ہے۔

''بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

حضرت عمرؓ کا قول ہے:

''ہم نے بہترین زندگی صبر کے ذریعے پائی۔''

یہ قول اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ صبر وقتی تکلیف کو دائمی حکمت میں بدل دیتا ہے۔

صبر کی اہمیت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

اسلام میں صبر کو نہایت بلند مقام حاصل ہے۔ قرآنِ مجید میں بارہا صبر کرنے والوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے'' (سورۃ البقرہ: 153)۔

یہ آیت اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صبر محض ایک اخلاقی خوبی نہیں بلکہ اللہ کی مدد اور قربت کا ذریعہ بھی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی زندگی صبر کی عملی تصویر ہے، جہاں آپ ﷺ نے سخت ترین حالات میں بھی صبر، برداشت اور حکمت کا دامن نہیں چھوڑا۔ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ صبر کے ذریعے انسان نہ صرف آزمائشوں پر قابو پاتا ہے بلکہ روحانی بلندی بھی حاصل کرتا ہے۔

جدید زندگی میں صبر کی عملی مثالیں

آج کے تیز رفتار دور میں صبر کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ تعلیمی میدان میں بار بار کی ناکامی، ملازمت کے حصول میں تاخیر، یا کاروبار میں نقصان یہ سب ایسے حالات ہیں جہاں صبر انسان کو ہمت اور استقامت فراہم کرتا ہے۔ جو طالب علم محنت اور صبر کے ساتھ جدوجہد جاری رکھتا ہے، وہ بالآخر کامیاب ہوتا ہے۔ اسی طرح عملی زندگی میں صبر انسان کو جذباتی فیصلوں سے بچاتا اور مستقل ترقی کی راہ دکھاتا ہے۔

دانشوروں اور مفکرین نے ہمیشہ صبر کو کامیابی کی کنجی قرار دیا ہے، کیونکہ یہی وصف انسان کو آزمائشوں میں ثابت قدم رکھتا ہے۔

عظیم اسلامی مفکر امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

''صبر ایمان کا وہ ستون ہے جس کے بغیر ایمان قائم نہیں رہ سکتا۔''

صبر انسان کو جذبات کی رو میں بہنے سے روکتا ہے، سوچ میں گہرائی پیدا کرتا ہے اور فیصلوں میں پختگی عطا کرتا ہے۔

تینوں قدروں کا باہمی ربط

شکر گزاری، قناعت اور صبر وہ بنیادی اخلاقی قدریں ہیں جو ایک دوسرے سے گہرے طور پر جڑی ہوئی ہیں اور انسانی شخصیت کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ شکر گزاری انسان کے دل میں اطمینان اور سکون پیدا کرتی ہے اور اسے موجود نعمتوں کی قدر سکھاتی ہے، جبکہ قناعت انسان کو بے جا خواہشات، حسد اور لالچ سے محفوظ رکھتی ہے۔ اسی طرح صبر انسان کو آزمائش، محرومی اور مشکل حالات میں ثابت قدم رہنے کی طاقت عطا کرتا ہے۔ جب انسان شکر کے ساتھ قناعت اختیار کرتا ہے اور صبر کو اپنا شعار بناتا ہے تو اس کی زندگی میں توازن پیدا ہو جاتا ہے، اور وہ حالات کی سختیوں کے باوجود دل کی مضبوطی اور ذہنی سکون برقرار رکھتا ہے۔

اقبالؒ فرماتے ہیں:

نرم دمِ گفتگو، گرم دمِ جستجو

یہی وہ توازن ہے جو شکر، قناعت اور صبر انسان کے مزاج میں پیدا کرتے ہیں۔

یہ تینوں قدریں مل کر انسان کی سوچ اور رویّے میں مثبت تبدیلی پیدا کرتی ہیں۔ شکر گزاری انسان کو شکایت سے نجات دلا کر شکر کی راہ پر لے آتی ہے، قناعت بے چینی اور حرص کی جگہ اطمینان کو جنم دیتی ہے، جبکہ صبر جلد بازی اور غصے کے بجائے بردباری اور حکمت سکھاتا ہے۔ ایسی شخصیت نہ صرف خود باوقار، متوازن اور مضبوط ہوتی ہے بلکہ اپنے عمل اور کردار سے دوسروں کے لیے بھی مثال بن جاتی ہے۔ درحقیقت یہی وہ اخلاقی تبدیلی ہے جو ایک عام انسان کو باکردار، بااعتماد اور باعزت شخصیت میں ڈھال دیتی ہے، اور معاشرے میں مثبت اثرات چھوڑنے کا ذریعہ بنتی ہے۔

تعلیمی اور تربیتی تناظر

تعلیم کا مقصد محض معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ شخصیت سازی ہے۔ اگر طلبہ میں شکر گزاری، قناعت اور صبر جیسی قدریں پیدا کی جائیں تو وہ نہ صرف بہتر طالب علم بنتے ہیں بلکہ بہتر انسان بھی بنتے ہیں۔ اساتذہ اور والدین اگر خود ان قدروں کا عملی نمونہ بنیں تو یہ اقدار بغیر کسی لیکچر کے بچوں میں منتقل ہو سکتی ہیں۔

شکر گزاری، قناعت اور صبر وہ خاموش مگر طاقتور قدریں ہیں جو زندگی کے ہنگاموں اور شور میں انسان کی شخصیت کو آہستہ آہستہ سنوارتی ہیں۔ شکر گزاری انسان کو ہر حال میں نعمتوں کی پہچان سکھاتی ہے اور دل کو شکوہ و شکایت سے بچا کر اطمینان کی دولت عطا کرتی ہے، جبکہ قناعت انسان کو خواہشات کے بے قابو طوفان سے محفوظ رکھتی ہے اور سادہ مگر باوقار زندگی کی طرف راغب کرتی ہے۔ اسی طرح صبر انسان کو ناگفتہ بہ حالات میں حوصلہ، برداشت اور ثابت قدمی عطا کرتا ہے، جس کے ذریعے وہ وقتی جذبات کے بجائے عقل و فہم سے فیصلے کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

مالک خان سیال

سبقِ قربانی

عیدالاضحیٰ کا بابرکت موقع ہمیں صرف ایک مذہبی فریضے کی ادائیگی کا درس نہیں دیتا بلکہ یہ ایک مکمل تربیتی نظام ہے جو انسان کے باطن کو سنوارتا اور کردار کو نکھارتا ہے۔ یہ دن حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی لازوال قربانی کی یاد تازہ کرتا ہے، جہاں اطاعت، صبر اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسا اپنی بلند ترین شکل میں نظر آتا ہے۔ تعلیمی اداروں میں اساتذہ کا کردار یہاں نہایت اہم ہو جاتا ہے، کیونکہ وہی اس پیغام کو نئی نسل کے دلوں تک مؤثر انداز میں پہنچا سکتے ہیں۔ اگر اس دن کے حقیقی مفہوم کو درست انداز میں سمجھا دیا جائے تو یہ طلبہ کی شخصیت سازی میں ایک سنگِ میل ثابت ہو سکتا ہے۔

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ عیدالاضحیٰ کے تصور کو صرف جانور کی قربانی تک محدود نہ رکھیں بلکہ طلبہ کو یہ باور کروائیں کہ اصل قربانی اپنی خواہشات، بری عادات اور نفس کی نافرمانی کو ترک کرنے کا نام ہے۔ اس بات کو سادہ، دلنشین اور عملی مثالوں کے ذریعے واضح کیا جائے تاکہ طلبہ اسے اپنی روزمرہ زندگی سے جوڑ سکیں۔ کلاس روم میں سوال و جواب، کہانی سنانے اور مکالمے کے ذریعے اس موضوع کو زیادہ مؤثر بنایا جا سکتا ہے، کیونکہ بچے سننے کے ساتھ ساتھ محسوس بھی کرتے ہیں۔

اساتذہ کو یہ بھی سکھانا چاہیے کہ قربانی کا مقصد صرف عبادت نہیں بلکہ معاشرتی ہم آہنگی، ایثار اور دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا بھی ہے۔ طلبہ کو اس بات کی ترغیب دی جائے کہ وہ عید کی خوشیوں میں اپنے اردگرد موجود مستحق افراد کو شریک کریں، ان کے ساتھ ہمدردی کا برتاؤ کریں اور عملی طور پر مدد کرنے کی عادت اپنائیں۔ اس طرح عیدالاضحیٰ کا پیغام محض ایک سبق نہیں بلکہ ایک زندہ عمل بن جائے گا۔

- نماز عید میں شرکت
- قربانی کے آداب کا خیال
- گوشت کی تقسیم ایثار کا مظاہرہ
- بڑوں سے ملاقات رشتہ داروں سے تعلق
- خوش اخلاقی اور مسکراہٹ بانٹنا
- صفائی اور نظم و ضبط کا خیال
- ہمدردی اور مدد ضروروں کی عادت

ذیل میں چند مؤثر اور بامقصد سرگرمیاں پیش کی جارہی ہیں جن کے ذریعے اساتذہ طلبہ کو عیدالاضحیٰ کے پیغام سے عملی طور پر جوڑ سکتے ہیں:

قربانی کا مفہوم — فکری نشست

اساتذہ کلاس میں ایک مختصر نشست کا اہتمام کریں جس میں طلبہ سے سوال کیا جائے کہ قربانی کا اصل مطلب کیا ہے۔ ان کی آراء سننے کے بعد استاد سادہ انداز میں وضاحت کرے کہ قربانی صرف جانور ذبح کرنے کا نام نہیں بلکہ اپنی خواہشات کو اللہ کی رضا کے تابع کرنے کا نام ہے۔ اس مکالمے سے طلبہ کی سوچ میں گہرائی پیدا ہو گی۔

واقعۂ ابراہیمی — رول پلے

طلبہ کے درمیان حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے واقعے پر مبنی ایک مختصر رول پلے کروایا جائے۔ اس سرگرمی سے طلبہ نہ صرف اس واقعے کو بہتر انداز میں سمجھیں گے بلکہ ان میں اعتماد، اظہار کی صلاحیت اور ٹیم ورک بھی پروان چڑھے گا۔

میری قربانی — تحریری سرگرمی

طلبہ کو ہدایت دی جائے کہ وہ ”میری قربانی“ کے عنوان پر چند جملے یا مختصر پیراگراف لکھیں، جس میں وہ یہ بیان کریں کہ وہ اپنی کون سی بری عادت یا خواہش کو چھوڑ سکتے ہیں۔ یہ سرگرمی خود احتسابی اور ذاتی اصلاح کا بہترین ذریعہ بنے گی۔

عیدالاضحیٰ پوسٹر/چارٹ میکنگ

”قربانی کا پیغام“، ”ایثار اور ہمدردی“ یا ”عید ہمیں کیا سکھاتی ہے“ جیسے موضوعات پر پوسٹر یا چارٹ بنانے کو کہا جائے۔ اس سے ان کی تخلیقی صلاحیتیں نکھریں گی اور وہ موضوع کو بصری انداز میں سمجھ سکیں گے۔

ہمدردی کا پیغام — عملی قدم

اساتذہ طلبہ کو ترغیب دیں کہ وہ عید کے موقع پر کسی ضرورت مند کی مدد کریں، چاہے وہ کھانے کی تقسیم ہو، کپڑوں کا عطیہ ہو یا کسی کی دلجوئی۔ بعد ازاں کلاس میں ان تجربات کو شیئر کروایا جائے تاکہ دوسروں کو بھی ترغیب ملے۔

عید کے دن کی عملی سرگرمیاں — طلبہ کے لیے رہنمائی

اساتذہ طلبہ کو عیدالاضحیٰ کے دن کے معمولات کے بارے میں واضح اور عملی رہنمائی دیں تاکہ وہ اس دن کو محض خوشی کا دن نہیں بلکہ ایک بامقصد عبادت اور تربیت کا دن بنا سکیں۔ اس سلسلے میں درج ذیل سرگرمیوں پر خاص زور دیا جا سکتا ہے :

نمازِ عید میں شرکت

طلبہ کو ترغیب دی جائے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ عیدگاہ یا مسجد جا کر نمازِ عید ادا کریں۔ اساتذہ انہیں نمازِ عید کی اہمیت، آداب اور سنت طریقہ بھی سکھائیں تاکہ وہ شعور کے ساتھ اس عبادت کو ادا کریں۔

قربانی کے عمل کا مشاہدہ

طلبہ کو چاہیے کہ وہ قربانی کے عمل کو قریب سے دیکھیں اور اس کے آداب سیکھیں۔ اساتذہ انہیں یہ سمجھائیں کہ جانور کے ساتھ نرمی، صفائی کا خیال اور شریعت کے مطابق عمل کرنا کتنا ضروری ہے۔

گوشت کی تقسیم — ایثار کا عملی مظاہرہ

طلبہ قربانی کا گوشت خود اپنے ہاتھوں سے مستحقین، رشتہ داروں اور پڑوسیوں میں تقسیم کریں۔ یہ عمل ان میں ہمدردی اور عاجزی کا احساس پیدا کرے گا۔

- عید کی نماز پڑھنے جائیں
- اللہ کا شکر ادا کریں
- قربانی سنت کے مطابق کریں
- گوشت مستحقین میں گنبس تقسیم کریں
- رشتہ داروں اور پڑوسیں کا خیال رکھیں
- مسلمان کا بھائیوں کی مدد کریں
- صفائی اور ماحول کا ئدہ کا خیال رکھیں
- مسکرا کر عید کی خوشی بانٹیں
- اللہ سے قبولیت کی دعا کریں

بزرگوں اور رشتہ داروں سے ملاقات

طلبہ کو سکھایا جائے کہ وہ عید کے دن اپنے بڑوں سے ملیں، ان کا ادب کریں، دعائیں لیں اور رشتہ داروں سے تعلق مضبوط کریں۔ یہ اسلامی معاشرت کا اہم حصہ ہے۔

خوش اخلاقی اور مسکراہٹ بانٹنا

اساتذہ طلبہ کو یہ بھی سکھائیں کہ عید کے دن خوش اخلاقی، مسکراہٹ اور اچھے رویے کا مظاہرہ کریں۔ کسی سے جھگڑا نہ کریں، چھوٹوں سے پیار اور بڑوں کا احترام کریں — یہی عید کا اصل حسن ہے۔

صفائی اور نظم و ضبط کا خیال

طلبہ کو یہ شعور دیا جائے کہ قربانی کے بعد صفائی کا خاص خیال رکھنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ گلی، محلے اور گھر کو صاف رکھنا ایک مہذب شہری ہونے کی علامت ہے۔

اس طرح جب اساتذہ عید کے دن کی عملی سرگرمیوں کو بھی رہنمائی کا حصہ بنائیں گے تو طلبہ نہ صرف عید کے پیغام کو سمجھیں گے بلکہ اسے اپنی زندگی میں عملی طور پر اپنانا بھی سیکھیں گے۔

آخر میں، اساتذہ کو یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رکھنی چاہیے کہ وہ صرف علم منتقل کرنے والے نہیں بلکہ کردار بنانے والے ہیں۔ عیدالاضحیٰ ایک سنہری موقع ہے کہ ہم اپنے طلبہ کو قربانی، اخلاص، صبر اور ایثار جیسے اوصاف سے روشناس کروائیں۔ جب یہ اقدار بچوں کے دلوں میں راسخ ہو جائیں گی تو یہی بچے ایک مہذب، بااخلاق اور ذمہ دار معاشرے کی بنیاد بنیں گے۔

یوں عیدالاضحیٰ کا پیغام وقتی خوشی تک محدود نہیں رہتا بلکہ ایک مستقل تربیت بن کر طلبہ کی زندگی کا حصہ بن جاتا ہے۔

- نماز عید پڑھیں
- قربانی کرنا
- گوشت بانٹنا
- رشتہ داروں سے ملنا
- اللہ کا شکر ادا کرنا
- خوشیاں بانٹنا

محمد سلیمان

طلبہ کے سیکھنے میں انفرادی فرق

انفرادی اختلافات محض اتفاق نہیں بلکہ قدرت کا ایک ڈیزائن ہیں۔ قدیم یونانی فلاسفہ سے لے کر جدید ماہرینِ نفسیات تک، سب نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ہر انسان کی ادراکی (Cognitive) ساخت دوسرے سے مختلف ہے۔ تعلیم کا مقصد طالب علم کو ایک مخصوص سانچے میں ڈھالنا نہیں، بلکہ اس کے اندر موجود منفرد صلاحیتوں کو دریافت کرنا ہے۔

1۔ کثیر ذہانت کا نظریہ (Theory of Multiple Intelligences)

ماہرِ نفسیات Howard Gardner نے 1983ء میں اپنی کتاب Frames of Mind میں یہ تصور پیش کیا کہ ذہانت ایک ہی نہیں بلکہ مختلف اقسام پر مشتمل ہوتی ہے، اور ہر فرد میں یہ مختلف انداز میں پائی جاتی ہیں۔ اس نظریے کے مطابق تعلیمی نظام کو بھی طلبہ کی مختلف ذہانتوں کو مدِ نظر رکھ کر ترتیب دینا چاہیے تاکہ ہر طالب علم کی صلاحیتوں کو بہتر طور پر نکھارا جا سکے۔

انہوں نے آٹھ بنیادی اقسام کی ذہانت بیان کیں، جن کی مختصر وضاحت درج ذیل ہے:

1. لسانی ذہانت: (Linguistic Intelligence)
زبان کو مؤثر طریقے سے استعمال کرنے کی صلاحیت، جیسے لکھنا، پڑھنا اور تقریر کرنا۔

2. منطقی، ریاضیاتی ذہانت: (Logical, Mathematical Intelligence)
حساب، منطق اور مسئلہ حل کرنے کی مہارت، جو سائنس اور ریاضی میں نمایاں ہوتی ہے۔

3. بصری، مکانی ذہانت:(Visual, Spatial Intelligence)

تصاویر، نقشوں اور جگہوں کو سمجھنے اور تصور کرنے کی صلاحیت، جیسے آرکیٹیکٹس یا ڈیزائنرز میں۔

4. جسمانی-حرکی ذہانت:(Bodily-Kinesthetic Intelligence)

جسم کے ذریعے سیکھنے اور اظہار کی صلاحیت، جیسے کھلاڑیوں اور فنکاروں میں۔

5. موسیقیاتی ذہانت:(Musical Intelligence)

موسیقی، دھن اور آوازوں کو سمجھنے اور تخلیق کرنے کی صلاحیت۔

6. بین الشخصی ذہانت:(Interpersonal Intelligence)

دوسروں کے جذبات، ارادوں اور رویوں کو سمجھنے کی صلاحیت، جو اساتذہ اور لیڈرز میں اہم ہوتی ہے۔

7. درونِ شخصی ذہانت:(Intrapersonal Intelligence)

اپنی ذات، جذبات اور خیالات کو سمجھنے کی صلاحیت۔

8. فطریاتی ذہانت:(Naturalistic Intelligence)

فطرت، جانوروں اور ماحول کو پہچاننے اور سمجھنے کی صلاحیت۔

2. سیکھنے کی رفتار اور آمادگی(Rate of Learning and Readiness)

ہر طالب علم کی "آمادگی کی سطح (Readiness Level) "مختلف ہوتی ہے۔ ماہرِ نفسیات Lev Vygotsky کے نظریے "Zone of Proximal Development (ZPD)" کے مطابق سیکھنے کے تین درجے ہوتے ہیں:

1. وہ کام جو بچہ خود کر سکتا ہے۔
2. وہ کام جو کسی ماہر یا استاد کی مدد سے کر سکتا ہے۔
3. اور وہ کام جو ابھی اس کی پہنچ سے باہر ہوتے ہیں۔

تحقیقی مطالعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر تدریس ZPD کے مطابق کی جائے تو سیکھنے کی رفتار میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر تعلیمی تحقیق کے مطابق:

- وہ طلبہ جنہیں مناسب رہنمائی (Scaffolding) فراہم کی جائے، ان کی کارکردگی میں **30% سے 50% تک بہتری** دیکھی گئی ہے۔
- کلاس روم میں اوسطاً **60% طلبہ درمیانی سطح** (ZPD کے اندر) پر ہوتے ہیں، جبکہ باقی طلبہ یا تو زیادہ مدد کے محتاج ہوتے ہیں یا خود مختار سیکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔

انفرادی فرق یہاں واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ بچوں کو سہارے (Scaffolding) کی ضرورت کم ہوتی ہے اور کچھ کو زیادہ۔ مؤثر تدریس کے لیے ضروری ہے کہ استاد طلبہ کی آمادگی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تدریسی حکمتِ عملی اپنائے، جیسے مرحلہ وار رہنمائی، سوالات کے ذریعے رہنمائی، اور عملی سرگرمیاں، تاکہ ہر طالب علم اپنی مکمل صلاحیت کے مطابق سیکھ سکے۔

3. ادراکی انداز (Cognitive Styles)

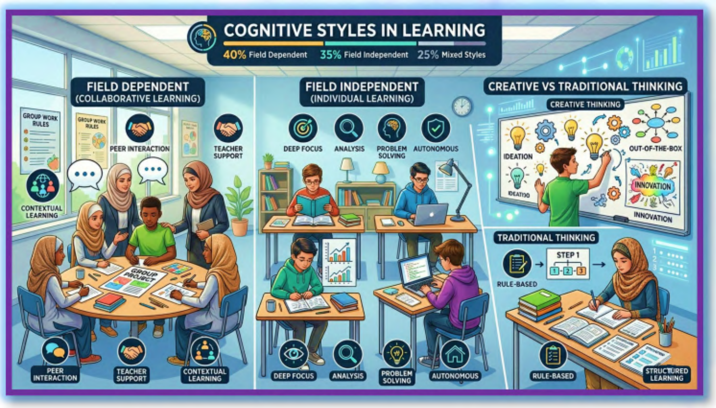

طلباء معلومات کو مختلف انداز میں پراسیس کرتے ہیں؛ تحقیق کے مطابق تقریباً 40% طلباء سیاق و سباق پر انحصار کرتے ہیں جبکہ 35% تجزیاتی انداز اپناتے ہیں اور باقی 25% مخلوط انداز رکھتے ہیں۔ اس میں فرق ہوتا ہے جیسا کہ:

1. **میدان پر منحصر** (Field Dependent) : وہ طلباء جو سیاق وسباق اور دوسروں کے تعاون سے سیکھتے ہیں۔
2. **میدان سے آزاد** (Field Independent) : وہ جو تنہائی میں اور تجزیاتی طور پر کام کرنا پسند کرتے ہیں۔
3. **تخلیقی بمقابلہ روایتی** : کچھ طلباء "Out of the box" سوچتے ہیں جبکہ کچھ طے شدہ اصولوں پر چلنا پسند کرتے ہیں۔

4. جذباتی اور سماجی عوامل (Emotional and Social Factors)

سیکھنے کا عمل صرف ذہنی صلاحیتوں پر منحصر نہیں ہوتا بلکہ طالب علم کی جذباتی کیفیت اور سماجی ماحول بھی اس پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ ایک مثبت جذباتی حالت اور معاون سماجی ماحول طالب علم کی کارکردگی کو بہتر بناتا ہے جبکہ منفی جذبات یا دباؤ سیکھنے کی رفتار کو متاثر کر سکتے ہیں جیسا کہ:

1. **خود اعتمادی** (Self-Esteem) : ایک بچہ جو خود پر یقین رکھتا ہے، وہ ناکامی سے نہیں ڈرتا۔
2. **اضطراب** (Anxiety) : امتحان یا کلاس روم کا دباؤ ہر بچے پر مختلف اثر ڈالتا ہے۔
3. **ثقافتی پس منظر** : طالب علم کی مادری زبان، اقدار اور روایات اس کے سیکھنے کے عمل میں ایک فلٹر کا کام کرتی ہیں۔

5. تفرقی تدریس: ایک عملی حل (Differentiated Instruction)

یہ ایک جدید، طالب علم مرکز (Student-Centered) تعلیمی حکمتِ عملی ہے جو انفرادی اختلافات، سیکھنے کی رفتار، دلچسپیوں اور ذہنی صلاحیتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تدریسی عمل کو لچکدار اور مؤثر بناتی ہے، تاکہ ہر طالب علم اپنی صلاحیت کے مطابق بہترین انداز میں سیکھ سکے۔

یہ ایک ایسا تعلیمی ماڈل ہے جو انفرادی اختلافات کو تسلیم کرتا ہے۔اس کے چار اہم ستون ہیں:

1. **مواد :(Content)** ایک ہی سبق کو مختلف مشکل کی سطحوں میں فراہم کرنا۔
2. **عمل :(Process)** مختلف سرگرمیاں (گروپ ورک، انفرادی مطالعہ، ویڈیوز)۔
4. **پیداوار :(Product)** بچوں کو اختیار دینا کہ وہ اپنا سیکھا ہوا کام کس طرح پیش کرنا چاہتے ہیں (مضمون، پوسٹر، یا تقریر)۔
5. **ماحول :(Environment)** کلاس روم کی ترتیب ایسی ہو جہاں خاموش کونے بھی ہوں اور گروپ ورک کی جگہ بھی۔

6. اساتذہ کے لیے عملی تجاویز(Practical Guide for Educators)

1. **پروفائلنگ :** تعلیمی سال کے شروع میں ہر بچے کی دلچسپیوں اور کمزوریوں کا ریکارڈ بنائیں۔
2. **ٹیکنالوجی کا انضمام :** ڈیجیٹل لائبریریز اور انٹرایکٹو ایپس کا استعمال کریں جو بچے کی اپنی رفتار (Self-paced) سے سیکھنے میں مدد دیں۔
3. **مثبت فیڈبیک :** ہر بچے کی ترقی کا موازنہ دوسرے بچوں سے کرنے کے بجائے اس کی اپنی سابقہ کارکردگی سے کریں۔
4. **بلوم کی ٹیکسونومی کا استعمال :** سوالات بناتے وقت آسان سے مشکل کی طرف جائیں تاکہ ہر ذہنی سطح کا بچہ شامل ہو سکے۔

مستقبل کا نظامِ تعلیم

آنے والے دور میں "ایک ہی سائز سب کے لیے (One size fits all) "کا نظریہ بتدریج ختم ہو جائے گا، کیونکہ جدید تحقیق اور تعلیمی رجحانات واضح طور پر یہ ثابت کر رہے ہیں کہ ہر طالب علم کی سیکھنے کی رفتار، دلچسپیاں، ذہنی صلاحیتیں اور پس منظر مختلف ہوتا ہے۔ مصنوعی ذہانت (AI)، مشین لرننگ، اور ڈیٹا تجزیہ جیسے جدید ٹولز اساتذہ کو یہ سہولت فراہم کر رہے ہیں کہ وہ طلبہ کی کارکردگی، کمزوریوں اور سیکھنے کے انداز کا مسلسل جائزہ لے سکیں۔ مثال کے طور پر، لرننگ مینجمنٹ سسٹمز (LMS) اور ایڈاپٹو لرننگ پلیٹ فارمز اب طلبہ کی کارکردگی کے مطابق مواد، مشقیں اور فیڈبیک خودکار طور پر فراہم کرتے ہیں، جس سے سیکھنے کا عمل زیادہ مؤثر اور بامقصد ہو جاتا ہے۔

انفرادی اختلافات کو تسلیم کرنا دراصل انسانی وقار، مساوات اور بنیادی حقوق کا تقاضا ہے۔ ایک ایسا نظامِ تعلیم جو ہر بچے کو اس کی صلاحیت کے مطابق آگے بڑھنے کا موقع دیتا ہے، وہی حقیقی معنوں میں ترقی یافتہ معاشرے کی بنیاد رکھتا ہے۔ مستقبل کا کامیاب تعلیمی نظام وہی ہوگا جو ٹیکنالوجی اور انسانی فہم کا امتزاج ہو، جہاں استاد ایک رہنما (facilitator) کے طور پر ہر طالب علم کی انفرادی رہنمائی کرے اور تعلیم ایک یکساں عمل کی بجائے ایک ذاتی اور بامقصد سفر بن جائے۔

علم اخلاق کردار

اصغر حمید

کردار ساز سرگرمیاں

تعلیم کا بنیادی مقصد صرف معلومات کی ترسیل نہیں بلکہ ایک ایسے باکردار، ذمہ دار اور باصلاحیت فرد کی تشکیل ہے جو معاشرے میں مثبت کردار ادا کر سکے۔ موجودہ دور میں جہاں تعلیمی مسابقت بڑھ رہی ہے، وہیں اخلاقی و سماجی اقدار کی ضرورت بھی پہلے سے کہیں زیادہ محسوس کی جا رہی ہے۔ اس تناظر میں "کردار ساز سرگرمیاں" نہایت اہمیت کی حامل ہیں، کیونکہ یہ طلبہ کے اندر خود اعتمادی، دیانت داری، نظم و ضبط، برداشت اور باہمی احترام جیسی صفات کو فروغ دیتی ہیں۔ کردار سازی سے مراد ایسے اوصاف اور عادات کی تشکیل ہے جو انسان کو ایک اچھا شہری، ذمہ دار فرد اور مثبت سوچ رکھنے والا انسان بنائیں۔ یہ عمل صرف نصابی تعلیم کے ذریعے مکمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے عملی سرگرمیوں، مشاہدے اور تجربے کی ضرورت ہوتی ہے۔

کردار سازی کی عملی زندگی میں کیا اہمیت ہے؟

- طلبہ میں اخلاقی شعور پیدا ہوتا ہے۔
- مثبت رویے اور عادات پروان چڑھتی ہیں۔
- معاشرتی ہم آہنگی اور تعاون کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔
- قیادت اور فیصلہ سازی کی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔
- عملی زندگی میں مسائل کو حل کرنے اور ان پر قابو پانے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔
- ٹیم ورک کے ذریعے معاشرے کے دیگر افراد کو ساتھ جوڑنے اور لے کر چلنے کی مہارت جو کہ قائدانہ اوصاف میں سے ہے۔

کردار سازی انسان کی عملی زندگی کو منظم اور باوقار بناتی ہے۔ اچھا کردار انسان کو دیانت داری، سچائی اور ذمہ داری جیسے اوصاف اپنانے میں مدد دیتا ہے۔ مضبوط کردار رکھنے والا فرد معاشرے میں اعتماد اور عزت حاصل کرتا ہے۔ کردار سازی انسان کو مشکل حالات میں بھی درست فیصلے کرنے کی صلاحیت دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کامیاب اور باوقار زندگی کے لیے مضبوط کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے

خود اعتمادی

ایمانداری

باہمی احترام

ذمہ داری

علم دوستی

خدمت خلق

1) ہم نصابی سرگرمیاں (Co-curricular Activities)

نظم و ضبط

سچائی و دیانت

مثبت سوچ

ھمدردی

ذمہ داری

باہمی تعاون

قیادت

خدمت خلق

ہم نصابی سرگرمیاں طلبہ کی شخصیت کو نکھارنے ،ان میں اظہارِ خیال، اعتماد اور تنقیدی سوچ کو فروغ دینے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان میں سوچنے سمجھنے، غور و فکر کرنے اور تعمیری سوچ کو پروان چڑھانے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ تعلیمی اداروں میں بالعموم منعقد ہونے والی سرگرمیوں کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

- تقریری مقابلے:
- مباحثہ:
- ڈرامہ اور تھیٹر
- کوئز پروگرام
- گروپ ڈسکشن
- تحریری مقابلے
- مقابلہ مضامین نویسی
- مقابلہ خوش نویسی
- مقابلہ بیت بازی
- پوسٹر نویسی

نصابی سرگرمیوں کا حتمی نتیجہ طلبہ کی ہمہ جہت نشوونما کی صورت میں سامنے آتا ہے، جس میں نہ صرف ان کی علمی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ ان کی تخلیقی سوچ، تنقیدی فکر، مسئلہ حل کرنے کی مہارت اور عملی زندگی کے تقاضوں کو سمجھنے کی قابلیت بھی بہتر ہوتی ہے۔ یہ سرگرمیاں طلبہ کو محض کتابی علم تک محدود نہیں رکھتیں بلکہ انہیں سیکھنے کے عمل میں فعال شریک بناتی ہیں، جس سے خود اعتمادی، ذمہ داری اور تعاون کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ یوں نصابی سرگرمیاں ایک متوازن، باصلاحیت اور باکردار فرد کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔

2) سماجی خدمت (Social Service Activities)

طلبہ کو سماجی خدمت کے مواقع فراہم کرنا کردار سازی کا بہترین ذریعہ ہے۔ ان سرگرمیوں سے طلبہ میں ہمدردی، ایثار اور خدمت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے:

- صفائی مہم
- شجرکاری
- فلاحی اداروں کے دورے
- مستحق افراد کی مدد
- اپنی مدد آپ مہم
- ابتدائی طبّی امداد
- امداد بزرگان

صفائی مہم، شجرکاری، فلاحی اداروں کے دورے، مستحق افراد کی مدد، اپنی مدد آپ مہم اور ابتدائی طبّی امداد جیسی سرگرمیاں طلبہ کی شخصیت میں مثبت اخلاقی تبدیلیوں کا باعث بنتی ہیں۔ ان سرگرمیوں میں حصہ لینے سے طلبہ میں احساسِ ذمہ داری، نظم و ضبط اور اجتماعی شعور پیدا ہوتا ہے۔ صفائی مہم انہیں اپنے ماحول کو صاف رکھنے کی اہمیت سکھاتی ہے، جبکہ شجرکاری کے ذریعے وہ قدرت سے محبت اور اس کے تحفظ کا جذبہ سیکھتے ہیں۔ فلاحی اداروں کے دورے اور مستحق افراد کی مدد سے ان کے دلوں میں ہمدردی، ایثار اور خدمتِ خلق کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ اسی طرح ابتدائی طبّی امداد کی تربیت انہیں مشکل حالات میں دوسروں کی مدد کے قابل بناتی ہے، جس سے ان میں خود اعتمادی بھی بڑھتی ہے۔

ان سرگرمیوں کے تسلسل سے طلبہ میں انسان دوستی، برداشت اور باہمی تعاون جیسے اوصاف پروان چڑھتے ہیں۔ اپنی مدد آپ مہم انہیں خود انحصاری اور محنت کی قدر سکھاتی ہے، جبکہ امدادِ بزرگان کے ذریعے وہ بزرگوں کے احترام، ان کی خدمت اور معاشرتی اقدار کی پاسداری کا شعور حاصل کرتے ہیں۔ نتیجتاً طلبہ نہ صرف اچھے طالب علم بنتے ہیں بلکہ ایک ذمہ دار، بااخلاق اور باکردار شہری کے طور پر معاشرے میں اپنا مثبت کردار ادا کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

نظم و ضبط
سچائی و دیانت
مثبت سوچ
هدردی
ذمہ داری
باہمی تعاون
قیادت
خدمت خلق

3)ٹیم ورک اور گروپ سرگرمیاں(Team Work & G A)

گروپ ورک طلبہ کو باہمی تعاون، برداشت اور ذمہ داری سکھاتا ہے۔

اہم سرگرمیاں:

- گروپ پروجیکٹس
- کھیلوں کی ٹیمیں
- مشترکہ تعلیمی اسائنمنٹس
- پروگرام کے انتظامات
- اجتماعی، سماجی سرگرمیاں
- معاشرتی فلاح کے کام
- سیاسی و دینی مہمات

یہ سرگرمیاں طلبہ کو سکھاتی ہیں کہ کامیابی صرف انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی کوششوں سے حاصل ہوتی ہے۔

اساتذہ کا کردار

اساتذہ کو چاہیے کہ:

- خود اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کریں۔
- طلبہ کے ساتھ احترام اور شفقت کا رویہ اختیار کریں۔
- مثبت رویوں کی حوصلہ افزائی کریں۔
- منفی رویوں کی اصلاح حکمت کے ساتھ کریں۔

ایک اچھا استاد صرف علم نہیں دیتا بلکہ کردار بھی بناتا ہے۔

والدین کا کردار

والدین بچوں کے پہلے استاد ہوتے ہیں۔ گھر کا ماحول بچے کی شخصیت پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ والدین کو چاہیے کہ:

- بچوں کے ساتھ وقت گزاریں۔
- اچھے رویوں کی تعریف کریں۔
- غلطیوں پر سختی کے بجائے رہنمائی کریں۔
- خود بھی مثالی کردار پیش کریں۔

کردار ساز سرگرمیاں تعلیمی نظام کا لازمی حصہ ہونی چاہئیں۔ یہ نہ صرف طلبہ کی تعلیمی کارکردگی کو بہتر بناتی ہیں بلکہ انہیں ایک اچھا انسان اور ذمہ دار شہری بنانے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ اگر اساتذہ، والدین اور تعلیمی ادارے مل کر کردار سازی پر توجہ دیں تو ہم ایک ایسا معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں جو اخلاقی اقدار، باہمی احترام اور مثبت سوچ سے بھرپور ہو۔

نظم و ضبط
سچائی و دیانت
مثبت سوچ
ہمدردی
ذمہ داری
باہمی تعاون
قیادت
خدمت خلق

ارسلان شاکر

اب کے یہ آفتاب تازہ ہیں

ضلع اٹک کی تحصیل حضرو کا علاقہ برہان اپنی تاریخی اہمیت، سادہ طرزِ زندگی اور محنتی لوگوں کے باعث ایک منفرد پہچان رکھتا ہے۔ یہ علاقہ اگرچہ قدرتی حسن اور زرعی روایات سے مالا مال ہے، مگر ماضی میں یہاں معیاری تعلیمی سہولیات کا فقدان نمایاں تھا۔ خاص طور پر دیہی آبادی میں ایسے اداروں کی کمی تھی جو بچوں کو جدید تعلیم کے ساتھ اخلاقی تربیت بھی فراہم کر سکیں۔ انہی حالات میں تعلیم کی روشنی پھیلانے اور نئی نسل کو ایک مثبت سمت دینے کے لیے غزالی سکول برہان کا قیام عمل میں آیا، جو آج اس علاقے میں امید اور ترقی کی علامت بن چکا ہے۔

غزالی سکول برہان کی بنیاد یکم اکتوبر 2009 کو رکھی گئی۔ گاؤں کے وسط میں واقع یہ سکول ابتدا میں ایک سادہ گھر نما عمارت میں قائم ہوا، جہاں وسائل محدود تھے اور سہولیات نہ ہونے کے برابر تھیں۔ صرف دو اساتذہ اور دو کمروں پر مشتمل اس ادارے میں چند طلبہ کے ساتھ تعلیمی سرگرمیوں کا آغاز ہوا۔ مگر عزم کی مضبوطی اور مقصد کی وضاحت نے ان مشکلات کو کبھی حائل نہ ہونے دیا۔ ابتدائی سالوں میں عمارت کی کمی، داخلوں کی قلت اور سخت مقابلے جیسے مسائل کا سامنا رہا، لیکن اساتذہ کی انتھک محنت اور کمیونٹی کے تعاون سے حالات بہتر ہوتے گئے۔ آج یہ ادارہ تقریباً دس مرلے کے رقبے پر مشتمل ہے اور چودہ کمروں کے ساتھ ایک فعال تعلیمی مرکز کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ 2015 میں جماعت پنجم کے طلبہ نے تحصیل سطح پر پہلی پوزیشن حاصل کر کے ادارے کی محنت کا عملی ثبوت دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ادبی مقابلوں میں نمایاں کامیابی، سائنس ایکسپو کا انعقاد اور طلبہ کو قرآنی دعائیں و سورتیں حفظ کروانے جیسے اقدامات نے ادارے کو ایک ہمہ جہت تربیتی مرکز بنا دیا۔

خصوصی طور پر 2014 میں RIEP کلاس کا آغاز غزالی اس ادارے کا ایک نمایاں کارنامہ ہے، جہاں معلمہ رابعہ خان کی محنت اور خلوص نے خصوصی بچوں کو تعلیم کے دھارے میں شامل کیا اور انہیں خود اعتمادی کے ساتھ آگے بڑھنے کا حوصلہ دیا۔ آج اس ادارے میں 24 خصوصی بچوں کی تعلیمی آبیاری ہو رہی ہے۔ یہ پہلو اس ادارے کو دیگر سکولوں سے ممتاز بناتا ہے۔

اساتذہ کی خدمات اس کامیاب سفر کا بنیادی ستون ہیں۔ شاہدہ شاہ، نفیسہ، صباء اور رابعہ خان جیسے مخلص اساتذہ نے نہ صرف تدریس بلکہ داخلہ مہم کے دوران گھر گھر جا کر والدین کو قائل کیا اور ادارے کی بنیاد کو مضبوط کیا۔ ان کی لگن اور اخلاص ہی اس ادارے کی اصل طاقت ہے۔ ادارے کے فارغ التحصیل طلبہ بھی اس کی کامیابی کا روشن ثبوت ہیں۔ ندا نزاکت آج اسی سکول میں بطور معلمہ خدمات انجام دے رہی ہیں، عبدالروف نے انجینئرنگ کے میدان میں کامیابی حاصل کی، جبکہ نور الایمان دانش سکول جنڈ میں نمایاں کارکردگی کے بعد بین الاقوامی سطح پر مقابلوں کی تیاری کر رہی ہیں۔ یہ کامیابیاں اس بات کی گواہ ہیں کہ یہ ادارہ صرف تعلیم نہیں دیتا بلکہ مستقبل سنوارتا ہے۔

مستقبل کے لیے ادارے کا وژن نہایت واضح ہے۔ ان شاء اللہ سائنس لیب، کمپیوٹر لیب، حفظِ قرآن کلاسز اور اسمارٹ کلاسز کے اجراء کے ذریعے اس تعلیمی سفر کو مزید وسعت دی جائے گی، تاکہ طلبہ کو جدید اور دینی تعلیم کا بہترین امتزاج فراہم کیا جا سکے۔

غزالی سکول برہان، اٹک کا شمار غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے بہترین سکولز میں ہوتا ہے۔ 350 طلبہ کے لیے 14 اساتذہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

غزالی سکول برہان آج اس حقیقت کی جیتی جاگتی مثال ہے کہ اگر نیت خالص ہو، قیادت مخلص ہو اور مقصد واضح ہو تو محدود وسائل کے باوجود بھی ایک ادارہ معاشرے میں مثبت تبدیلی لا سکتا ہے۔ یہ سکول نہ صرف علم کی شمع روشن کیے ہوئے ہے بلکہ کردار سازی اور امید کی ایک ایسی داستان رقم کر رہا ہے جو آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ بنی رہے گی۔

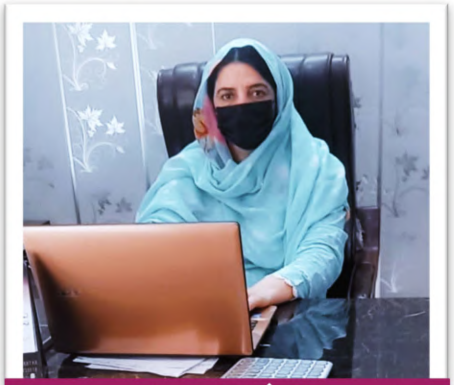
شعوانہ شاہ، پرنسپل غزالی سکول برہان

میرا نام شعوانہ شاہ ہے۔ میں نے سن 2011 میں بطور پرنسپل اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا۔ شروع سے ہی میرا مقصد صرف ایک سکول چلانا نہیں تھا بلکہ ایک ایسا تعلیمی ماحول بنانا تھا جہاں بچے اچھی تعلیم کے ساتھ بہترین اخلاق بھی سیکھیں۔

ابتداء میں مجھے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ وسائل کم تھے اور بہت سی چیزیں شروع سے بنانی پڑیں، لیکن میرے حوصلے اور محنت نے مجھے کبھی ہارنے نہیں دیا۔ میں ہمیشہ اس بات پر یقین رکھتی ہوں کہ ایک اچھا پرنسپل صرف انتظام نہیں کرتا بلکہ اساتذہ اور طلبہ دونوں کی رہنمائی بھی کرتا ہے۔

میں نے اپنے سکول میں ڈسپلن، معیاری تعلیم اور بچوں کی بہترین تربیت کو سب سے زیادہ اہمیت دی۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ بچے نہ صرف نصابی تعلیم میں آگے ہوں بلکہ اچھے اخلاق اور اعتماد کے ساتھ معاشرے میں اپنا کردار ادا کریں۔

آج کے دور میں تعلیم تیزی سے بدل رہی ہے، اس لیے میں ڈیجیٹل لرننگ اور جدید طریقۂ تدریس کو بھی بہت اہم سمجھتی ہوں۔ میری خواہش ہے کہ ہمارے بچے جدید ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھائیں اور دنیا کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل سکیں۔

بطور پرنسپل میرا خواب ہے کہ میرا سکول ایسا ادارہ بنے جہاں ہر بچہ محفوظ، پراعتماد اور کامیاب مستقبل کے لیے تیار ہو۔ میں ہمیشہ اپنے اساتذہ اور طلبہ کے ساتھ مل کر بہتر تعلیم اور روشن مستقبل کے لیے کام کرتی رہوں گی۔

مطالعۂ سیرت النبی ﷺ منصوبہ

مطالعہ انسانی فکر و شعور کی وسعت کا بنیادی ذریعہ ہے۔ یہ نہ صرف ذہن کو جلا بخشتا ہے بلکہ شخصیت کے باطن میں ایسی فکری گہرائی پیدا کرتا ہے جو انسان کو مقصدِ حیات سے ہم آہنگ کرتی ہے۔ تاہم یہ امر نہایت اہم ہے کہ مطالعہ کا انتخاب ایسا ہو جو محض معلوماتی نہ ہو بلکہ قلب و نظر کی اصلاح کا باعث بھی بنے۔ اسی تناظر میں سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ وہ مبارک وسیلہ ہے جو انسان کو فکری، اخلاقی اور عملی اعتبار سے کمال کی راہوں پر گامزن کرتا ہے۔ خالقِ کائنات نے انسان کی رہنمائی کے لیے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا، اور حضور نبی کریم ﷺ کو اس سلسلۂ نبوت کی آخری، کامل و اکمل اور جامع ترین کڑی بنایا۔ آپ ؐ کی حیاتِ طیبہ ہر پہلو سے انسانیت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ اسی شعور کو فروغ دینے کے لیے غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے ایک بامقصد اور بصیرت افروز تعلیمی اقدام کے طور پر **مطالعۂ سیرت النبی ﷺ منصوبہ** کا آغاز کیا۔

منصوبہ کا آغاز (2021ء)

مطالعۂ سیرت النبی ﷺ منصوبہ کا باضابطہ آغاز 2021ء میں ایک سوچے سمجھے فکری عمل اور علمی مشاورت کے نتیجے میں کیا گیا۔ اس منصوبے کی بنیاد رکھنے سے قبل مختلف علمی و فکری شخصیات سے رہنمائی حاصل کی گئی، جن میں معروف اہلِ قلم اور دانشورانِ کرام شامل تھے۔ ان معزز احباب کی قیمتی آراء اور مشوروں کی روشنی میں اس منصوبے کو ایک باقاعدہ تعلیمی پروگرام کی صورت دی گئی۔ اس منصوبے کا بنیادی مقصد طلبہ و اساتذہ کے اندر سیرت النبی ﷺ کے مطالعہ کا ذوق پیدا کرنا، ان کے اخلاقی و فکری سانچے کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنا، اور عملی زندگی میں سیرتِ طیبہ کی پیروی کو فروغ دینا تھا۔

مرحلہ اول: منصوبے کے پہلے مرحلے میں 50 منتخب سکولوں کے 997 اساتذہ کو شامل کیا گیا۔ اساتذہ کرام کو درج ذیل تین کتب کا مطالعہ کروایا گیا:

ہمارے رسول پاک ؐ　　سب سے بڑا انسان ؐ　　محمد عربی ؐ

یہ مرحلہ اس لحاظ سے نہایت اہم تھا کہ اساتذہ کو اس منصوبے کا اولین مخاطب بنایا گیا، تاکہ وہ خود سیرت النبی ﷺ کے پیغام کو سمجھ کر طلبہ تک مؤثر انداز میں منتقل کر سکیں۔ مطالعہ کے بعد باقاعدہ مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا، جس میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے اساتذہ کو **نقد انعامات اور اسناد** سے نوازا گیا۔ اس مرحلے نے نہ صرف اساتذہ میں علمی دلچسپی کو فروغ دیا بلکہ ان کے تدریسی انداز میں بھی مثبت تبدیلی پیدا کی۔

تصویری جھلکیاں

مرحلہ دوم: دوسرے مرحلے میں اس منصوبے کو طلبہ تک وسعت دی گئی، جس میں 43 سکولوں کے 3650 طلبہ و طالبات کو شریک کیا گیا۔ طلبہ کو سیرت کی منتخب کتب کا مطالعہ کروایا گیا، جس کے بعد ان کی فکری و تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے مختلف مقابلہ جات منعقد کیے گئے۔

مقابلہ جات : خطاطی مصوری حاصلِ مطالعہ (تحریری) حاصلِ مطالعہ (تقریری)

ان مقابلہ جات میں 34 سکولوں کے 674 طلبہ و طالبات نے حصہ لیا۔ بہترین تخلیقات کی باقاعدہ نمائش منصورہ گرلز کالج میں منعقد کی گئی، جہاں طلبہ کی صلاحیتوں کو سراہا گیا۔ کامیاب طلبہ کو انعامات جبکہ تمام شرکاء کو اسناد سے نوازا گیا۔ یہ مرحلہ اس منصوبے کی عملی روح کا مظہر تھا، جس میں طلبہ نے سیرت النبی ﷺ کو محض پڑھا نہیں بلکہ اسے محسوس کیا، سمجھا اور تخلیقی انداز میں پیش بھی کیا۔

تصویری جھلکیاں

مرحلہ سوم: تیسرے مرحلے میں اس منصوبے نے نمایاں وسعت اختیار کی، جو اس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور اثر پذیری کا واضح ثبوت ہے۔ اس مرحلے میں 116 سکولوں کے 7231 طلبہ و طالبات نے سیرت کتب کا مطالعہ کیا اور 63 سکولوں کے 820 طلبہ و طالبات نے مختلف مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ بہترین تخلیقات کی ہیڈ آفس میں نمائش کی گئی۔ انعام یافتگان کو نقد انعامات اور تمام شرکاء کو اسناد دی گئیں۔

اس منصوبے کے تحت 997 اساتذہ 10881 طلبہ و طالبات سیرت النبی ﷺ کے بابرکت مطالعہ سے مستفید ہو چکے ہیں۔

تصویری جھلکیاں

مرحلہ چہارم: اس منصوبے کی کامیابی کو مدنظر رکھتے ہوئے مرحلہ چہارم میں مزید 10,000 طلبہ و طالبات کو شاملِ مطالعہ کرنے کے لیے عملی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اس مرحلے میں سیرت کتب کا کلاس وائز مطالعہ، منظم تدریسی حکمت عملی اور حسبِ روایت مقابلہ جات کا انعقاد شامل ہوں گے، تاکہ اس منصوبے کے اثرات کو مزید وسعت دی جا سکے۔

مطالعۂ سیرت النبی ﷺ منصوبہ درحقیقت ایک فکری، اخلاقی اور تعلیمی تحریک ہے، جس نے قلیل عرصے میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ یہ منصوبہ اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ اگر تعلیمی سرگرمیوں کو مقصدیت، بصیرت اور اخلاص کے ساتھ ترتیب دیا جائے تو وہ نسلِ نو کی فکر و کردار میں انقلابی تبدیلی لا سکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس منصوبے کو مزید وسعت، اثر پذیری اور قبولیت عطا فرمائے اور اسے نسلِ نو کی اصلاح و فلاح کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

ارسلان شاکر

خوشیاں منانے کے آداب

خوشی انسان کی فطری کیفیت ہے جو دل کو مسرت، چہرے کو رونق اور ماحول کو تازگی بخشتی ہے۔ اسلام خوشی کے اظہار سے منع نہیں کرتا بلکہ اسے اعتدال، شکر گزاری اور پاکیزہ حدود کے اندر رہ کر منانے کی تعلیم دیتا ہے۔ حقیقی خوشی وہ ہے جو اللہ کی نعمتوں کے اعتراف، دوسروں کی دلجوئی اور اپنے کردار کی خوبصورتی کے ساتھ ظاہر ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **"کہہ دو کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشی مناؤ، یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں"** (یونس: 58)۔ لہٰذا خوشی منانا بھی ایک باوقار اور ذمہ دارانہ عمل ہے جس کے اپنے آداب ہیں۔

خوشی منانے کے آداب

- خوشی میں حد سے تجاوز اور بے اعتدالی سے بچنا ضروری ہے۔

قرآن: "بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا" (الاعراف: 31)

- اپنی خوشی میں اہلِ خانہ اور ضرورت مندوں کو بھی شامل کیا جائے

حدیث: **"تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے"** (بخاری)

- خوشی کے مواقع پر غیر شرعی امور، فضول خرچی اور گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

قرآن: "اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں" (بنی اسرائیل: 27)

- خوشی انسان کو غرور میں مبتلا نہ کرے بلکہ عاجزی پیدا کرے۔

قرآن: "اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا" (النحل: 23)

- ایسی خوشی کا اظہار نہ کریں جو کسی کے دل کو دکھائے۔

حدیث: **"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"** (بخاری)

- خوشی کے مواقع پر سادگی اور وقار کو ملحوظ رکھا جائے۔

حدیث: **"بہترین کام وہ ہے جو میانہ روی کے ساتھ ہو"** (بیہقی)

- خوشی کے وقت ذکرِ الٰہی سے غافل نہ ہوں

قرآن: "یاد رکھو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے" (الرعد: 28)

- خوشی کے موقع پر دوسروں کے لیے بھی دعا کریں۔

حدیث: **"جو اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے، فرشتے اس کے لیے بھی وہی دعا کرتے ہیں"** (مسلم)

- اپنی خوشی کو دوسروں کے لیے آسانی اور بھلائی کا سبب بنائیں۔

حدیث: **"لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے"**

سرگرمیاں

- طلبہ اپنی کسی خوشی کے موقع پر شکر کے الفاظ لکھیں
- کلاس میں دعا کروائی جائے جس میں سب کے لیے خوشی و آسانی مانگی جائے۔
- طلبہ سادہ خوشی منانے کا عملی منظر پیش کریں۔
- بچے "میری خوشی، سب کی خوشی" کے عنوان سے دوسروں کو شامل کرنے کا منصوبہ بنائیں۔

خوشی منانا زندگی کا خوبصورت پہلو ہے، مگر اس کی اصل خوبصورتی اس وقت نکھرتی ہے جب وہ شکر، سادگی، اعتدال اور دوسروں کے احساس کے ساتھ ہو۔ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ ہماری خوشی نہ صرف ہمارے لیے بلکہ دوسروں کے لیے بھی باعثِ راحت اور مسرت بنے۔ آیئے ہم اپنی خوشیوں کو اللہ کی رضا کے تابع کریں اور انہیں نیکی، محبت اور خیر خواہی کا ذریعہ بنائیں، تاکہ ہماری زندگی حقیقی معنوں میں بابرکت ہو جائے۔

غزالی سکولز میں ڈیجیٹل لائبریری کا آغاز

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے غزالی سکولز میں جدید تعلیمی تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے طلبہ میں مطالعہ کی عادت کو فروغ دینے کے لیے **غزالی ڈیجیٹل لائبریری** کا باقاعدہ آغاز کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں 14 اپریل 2026 کو غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن اور الف لیلیٰ کڈز ڈیجیٹل لائبریری کے مابین باہمی اشتراک کا معاہدہ طے پایا، جس کا مقصد طلبہ کو معیاری اور مؤثر ڈیجیٹل تعلیمی مواد فراہم کرنا ہے۔

یہ ڈیجیٹل لائبریری طلبہ کی Reading Skills کو بہتر بنانے، فہم، تجزیہ اور زبان دانی کی صلاحیتوں کو نکھارنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ اس میں 2500 سے زائد کتب شامل ہیں، جو طلبہ کی عمر اور ذہنی استعداد کے مطابق ترتیب دی گئی ہیں تاکہ وہ دلچسپی کے ساتھ مؤثر انداز میں سیکھ سکیں۔

اس منصوبے کا آغاز ابتدائی طور پر **15 غزالی سکولز** میں کیا گیا ہے، جس میں **100 اساتذہ** اور **815 طلبہ** شامل ہیں۔ مزید برآں، غزالی سکولز میں ڈیجیٹل لائبریری کے مؤثر استعمال کے لیے باقاعدہ سیشنز منعقد کیے جا رہے ہیں جن میں طلبہ اور اساتذہ کو رہنمائی فراہم کی جا رہی ہے۔ ساتھ ہی رجسٹریشن کا عمل بھی جاری ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ طلبہ اس سہولت سے فائدہ اٹھا سکیں اور اپنے تعلیمی سفر کو بہتر بنا سکیں۔

ڈیجیٹل لائبریری کا آغاز رواں تعلیمی سیشن میں درج ذیل غزالی سکولز میں کیا گیا ہے:

1. صفدر آباد، شیخوپورہ	2. عبداللہ پور، شیخوپورہ	3. مریدکے، شیخوپورہ	4. ہردیو، شیخوپورہ	5. ملیاں کلاں، شیخوپورہ
6. شیروکے، شیخوپورہ	7. برہان، اٹک	8. ڈھوک مہدی، اٹک	9. کامرہ، اٹک	10. جی پی ایس، ملتان
11. علم خیل، میانوالی	12. گگو شالہ، میانوالی	13. کندیاں اقبال، میانوالی	14. کروڑ، لیہ	15. چک 267، جھنگ

ڈیجیٹل تعلیم کی جانب ایک مسلسل سفر

My School Link App – Do N Learn

غزالی سکولز میں جدید تعلیمی نظام کو فروغ دینے اور تدریسی عمل کو مزید مؤثر بنانے کے لیے "My School Link App – Do N Learn" کا آغاز تقریباً تین سال قبل کیا گیا۔ یہ اقدام ایک جدید تعلیمی سوچ کے طور پر شروع ہوا، جو آج ایک مکمل اور منظم ڈیجیٹل لرننگ سسٹم کی صورت اختیار کر چکا ہے۔

ابتدائی مرحلے میں اس پلیٹ فارم کے ذریعے اساتذہ کو طلبہ کے ساتھ ڈیجیٹل رابطے، روزانہ کی ڈائری اور بنیادی تدریسی مواد شیئر کرنے کی سہولت فراہم کی گئی۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس ایپ مزید بہتر بنایا گیا اور اس میں تعلیمی ویڈیوز، آن لائن مواد اور مختلف معاون تعلیمی وسائل شامل کیے گئے، جس سے تدریسی عمل مزید مؤثر اور بامقصد بن گیا۔ اس سلسلے میں غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی جانب سے اساتذہ کے لیے مختلف مضامین کا ایپ پر ڈیٹا (Data) بھی فراہم کر دیا گیا ہے، جو اساتذہ اور طلبہ دونوں کے لیے نہایت مفید اور بہترین ثابت ہو گا۔

مزید برآں، اس ایپ کے مؤثر استعمال اور رجسٹریشن کے لیے باقاعدگی سے سیشنز کا انعقاد کیا جاتا رہا ہے جس کا سلسلہ اب بھی جاری ہے تاکہ اساتذہ اور طلبہ اس سے بہتر انداز میں فائدہ اٹھا سکیں۔ اس وقت یہ ایپ 20 غزالی سکولز میں فعال ہے، جہاں تقریباً 300 اساتذہ اور 2500 طلبہ اسے استعمال کر رہے ہیں۔ **جن غزالی سکولز میں یہ ایپ رواں سیشن میں استعمال کی جا رہی ہے وہ درج ذیل ہیں:**

1. بھگوال، چکوال	2. کونتریلہ، چکوال	3. تھنیل کمال، چکوال	4. کروڑ، لیہ	5. عالم خیل، میانوالی
6. گئوشالہ، میانوالی	7. کندیاں اقبال، میانوالی	8. کیانی روڈ، بھارہ کہو، اسلام آباد	9. مدینہ ٹاؤن، بھارہ کہو، اسلام آباد	10. سیری چوک، بھارہ کہو، اسلام آباد
11. سللھیتر، بھارہ کہو، اسلام آباد	12. بانسرہ گلی، اسلام آباد	13. ڈھوک موہری، بھارہ کہو، اسلام آباد	14. بوائز کیمپس، بھارہ کہو، اسلام آباد	15. بوبڑی، بھارہ کہو، اسلام آباد
16. برہان، اٹک	17. کامرہ، اٹک	18. اڈہ پل 93، فیصل آباد	19. ہردیو، شیخوپورہ	20. جی پی ایس، ملتان

تصویری جھلکیاں

Episode - 1

Classroom Activity-Based

Learning Videos

Research & Development Department

Ghazali Education Foundation

Activities videos

No	Activity Name	Play	Download
1	Hard TH Sound	Play	Download
2	Colorful Fruit Coding	Play	Download
2	Sharp MInd game	Play	Download
4	Sound Matching	Play	Download
5	Kids Learning Through Fun Activity(1)	Play	Download
6	Interactive Classroom Learning Activity(1)	Play	Download
7	Interactive Learning Activity(2)	Play	Download
8	Interactive Learning Activity(3)	Play	Download
9	Kids Learning Through Fun Activity(2)	Play	Download
10	Math Activity Ascending and Descending Order	Play	Download
11	Activity Circle Letters.	Play	Download
12	Collect Balls According to Numbers	Play	Download
13	Interactive Learning Activity(4)	Play	Download
14	Interactive Learning Activity(5)	Play	Download
15	Challenge The Brain Activity	Play	Download
16	Competition Interactive Learning Activity(1)	Play	Download
17	30 book and 300 words	Play	Download
18	Competition Interactive Learning Activity(2)	Play	Download
19	Ball Through game	Play	Download
20	Objects are placed throughout the circle with legs.	Play	Download
21	Opposite Words Activity	Play	Download
22	Students place balls into matching color boxes	Play	Download
23	Number Counting Activity with Objects	Play	Download
24	Circle Multiplication	Play	Download
25	Prefixes	Play	Download
26	Musical Chairs Game	Play	Download
27	Color Matching game	Play	Download
28	Ball Passing in a Circle	Play	Download
29	Action words	Play	Download
30	Chair Game for Kids	Play	Download
31	Interactive Learning Activity(6)	Play	Download
32	Students sit on chairs according to their numbers.	Play	Download
33	Counting Made Creative	Play	Download
34	Match the number with the dots.	Play	Download
35	Mind Activity	Play	Download
36	same Color Jump	Play	Download
37	Jump on the Same Color	Play	Download
38	English Reading Activity	Play	Download
39	Urdu Alphabet Activity	Play	Download
40	English Alphabet Activity	Play	Download
41	Alphabet Sound	Play	Download
42	ABC Phonics world food chant	Play	Download
43	Compounds Words	Play	Download
44	Week days	Play	Download
45	Full ABC Lowercase Animals	Play	Download
46	Fruits Song For Kids	Play	Download
47	Brain Boost Activity	Play	Download
48	Shapes Names Activity	Play	Download
49	Animals Song Kids	Play	Download
50	Learns Opposite Word for Kids	Play	Download

GEF
GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

نظم نگاری مقابلہ

"میں غزالی ہوں"

(اساتذہ و طلبہ)

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن

گرما کی چھٹیوں میں طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمیوں کا مجموعہ

غزالی
سمر پیک

دلچسپ سرگرمیوں پر مبنی ورک بکس برائے
جماعت پلے گروپ تا پنجم

سمر پیک پلے گروپ، نرسری، پریپ

(صفحات: 64، قیمت: 230 روپے)

سمر پیک جماعت اول، دوم، سوم، چہارم، پنجم

(صفحات: 128، قیمت: 300 روپے)

سمر پیک حاصل کرنے کے لیے درج ذیل موبائل نمبر پر رابطہ کیجیے: 03015333238